خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

منگل 9- مئی 2000ء - 4 صفر المظفر 1421 ہجری- 9 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر103

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زادِ سفر

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں سفر پر جارہا ہوں مجھے کچھ زادراہ عطا کیجئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد سفر عطا فرمائے۔اس نے کہا کچھ اور تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف کرے۔اس نے کہا کچھ اور تو آپ نے فرمایا تو جہاں بھی ہو خدا تیرے لئے خیر کا حصول آسان کردے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب اذاودع انساناً حدیث نمبر3366)

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی پرسوز دعائیں

یہ جامع دعائیں زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہیں

دعا کو مضبوطی سے پکڑلو میں تجربے سے کہتا ہوں کہ اللہ ساری مشکلات آسان کر دے گا

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 -مئی 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-5- مئی 2000- سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بیان فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا ساتھ میں کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں نہ کی ہوں۔اگر یہ دعائیں یاد نہ رہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ دعا کیا کریں کہ آنحضرتؐ نے جو بھی دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرما۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آنحضرتؐ ایک نبی کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کو ان کی قوم نے اس قدر مارا کہ خون آلود کر دیا وہ چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ میری قوم کو بخشدے یہ جانتے نہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا میری قوم کو ہدایت دے دے یہ جانتے نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آنحضورؐ کی انکساری کی یہ حد ہے کہ آپ اپنی بات بیان کرتے ہوئے اپنا ذکر نہیں کرتے۔ جنگ خندق کے دوران خندق کھودتے ہوئے آپ نے دعا کی آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں۔ مہاجرین وانصار کو بخشدے تو حساب لینے میں بہت تیز رفتار ہے۔ پھر فرمایا احزاب کو شکست دے۔ان میں زلزلہ برپا کردے۔اسی جنگ میں فرمایا کفار کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے یہ اس لئے فرمایا کہ نماز عصر ادا کرنے کا وقت نہ ملا تھا۔ایک قافلے کو روانہ کرتے ہوئے دعا کی اللہ کے نام پر روانہ ہو۔اے اللہ ان کی مدد کر۔جنگ خندق کے وقت یہ دعا سکھائی اے اللہ ہمارے عیب ڈھانک دے اور ہمارے اندیشوں کو امن میں بدل دے۔ سفر کی دعا یہ ارشاد فرمائی اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے تو ہی ہمارے پیچھے نگران ہے۔ سفر میں کوئی غم نہ دیکھیں واپسی پر کوئی غم نہ دیکھیں۔ سفر کے لئے روانہ ہوتے وقت تین بار اللہ اکبر پڑھتے اور دعا کرتے پاک ہے وہ ذات جس نے سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہ لاسکتے تھے۔ جمعرات کو سفر کرنے والوں کو دعا دی اے اللہ میری امت کے ان لوگوں کے سفر کو بابرکت فرما جو جمعرات کی صبح کو سفر پر نکلیں۔ الوداع کہتے ہوئے دعا کی میں تجھے اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کردہ امانتیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔ بھوک سے پناہ کی دعا کی اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ بدترین لازمہ ہے خیانت سے بچا یہ بدترین رازدار ہے۔ حضور نے فرمایا احمدیوں کو چاہئے یہ دعا کثرت سے کریں ایک دعا سکھائی اے اللہ میں ناپسندیدہ اخلاق سے اعمال سے خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں ایک رات کو یہ دعا کی اے اللہ میں تیری ناراضگی کی بجائے رضا کا طالب ہوں۔ تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثناء بیان کی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا آنحضرت یہ دعا کیا کرتے تھے یا اللہ مجھے آنکھ جھپکنے تک بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کر۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا قرآن کے 30 سپارے نصائح سے لبریز ہیں۔ ہر شخص نہیں جانتا کہ کونسی نصیحت پر عمل کرے کہ سارے احکام پر چلنے کی توفیق ملے وہ کلید قبولیت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑلو میں تجربے سے کہتا ہوں کہ اللہ ساری مشکلات آسان کردے گا۔

جلسہ سالانہ

ہالینڈ کے پروگرام

جلسہ سالانہ ہالینڈ 2000ء پر حضور انور کے خطاب اور مجالس عرفان کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر حسب ذیل اوقات میں نشر کی جائیں گی۔

منگل 9- مئی	5-05 بجے صبح
منگل 9- مئی	1-45 بجے دن

اختتامی خطاب

منگل 9- مئی	11-35 بجے رات
بدھ 10- مئی	5-00 بجے صبح
بدھ 10- مئی	1-50 بجے دن

ڈچ احباب سے

سوال و جواب

بدھ 10- مئی	11-20 بجے رات
جمعرات 11- مئی	4-40 بجے صبح
جمعرات 11- مئی	1-15 بجے دن

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نادر تاریخی تصاویر

○ "خلافت لائبریری" ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگوں خصوصاً رفقاء کرام اور دیگر خدام کی نادر تاریخی تصاویر محفوظ رکھنے کا انتظام موجود ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے بزرگوں سے متعلق تاریخی تصاویر موجود ہیں تو خلافت لائبریری سے رابطہ قائم فرماویں۔ آپ کی تاریخی تصاویر سے لائبریری کے لئے نئی تصاویر تیار کی جائیں گی۔ اصل تصاویر پوری حفاظت کے ساتھ آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(انچارج خلافت لائبریری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بچوں سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو

اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے

اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور پھر دس بارہ سال کی عمر میں انہیں سختی سے اس پر کاربند کرو

(احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے بچوں کے حقوق کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 11 فروری 2000ء بمطابق 11 تبلیغ 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبۂ قرب تک لے آئیں۔ سوائے اس کے کہ جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجالایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دوہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہوں گے۔

جو حقوق کے مضامین کا سلسلہ چل رہا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی ایک کڑی ہے۔ اور اس کا تعلق زیادہ تر بچوں کے حقوق سے ہے۔ کہیں اس ضمن میں ماں باپ پر جو حقوق ہیں وہ بھی آجاتے ہیں بعض دفعہ بچوں پر جو حقوق ہیں ان کا بھی ذکر آجاتا ہے مگر ان کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا۔ مگر اصل زور جو ہے وہ اس بات پر ہے کہ اپنے بچوں کے حقوق ادا کریں۔

اس سلسلہ میں پہلی حدیث ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔**

(ابن ماجہ - ابواب الادب - باب برالوالد)

جو اپنے بچوں سے شروع سے ہی عزت کے ساتھ پیش آتے ہیں ان کے بچے بھی بڑے ہو کر ان کی بھی عزت کرتے ہیں اور باہر دوسروں کی بھی عزت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ آگے نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہتا ہے۔ اس لئے **بچوں کو معمولی اور حقیر سمجھ کر بے وجہ جھڑکنا نہیں چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو ان سے عزت کا سلوک کیا کرو۔**

دوسری روایت ترمذی ابواب البر والصلہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلہ باب فی ادب الود)

الادب المفرد للبخاری سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے" یعنی یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں "ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔" اب اس میں بچوں پر جو حق ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اس کا بھی ذکر اکٹھا مل گیا ہے۔ تو "اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے۔"

(الادب المفرد للبخاری باب برالأب لولدہ)

یہ روایت سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب کے دادا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- **اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔"**

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

نماز تو انسانی زندگی کی جان ہے۔ نماز نہ ہو تو کچھ بھی رشتہ خدا سے باقی نہیں رہتا۔ یہ (دین) کا سب سے بڑا تحفہ ہے جو بچوں اور بنی نوع انسان کو پیش کیا گیا ہے، پانچ وقتہ نماز۔ تو اس کی عادت ڈالنے کے لئے بھی بچپن سے تربیت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اچانک بچوں میں یہ عادت نہیں پڑا کرتی۔ اس کا طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھایا ہے کہ سات سال کی عمر سے اس کو ساتھ نماز پڑھانا شروع کرو اور پیار سے ایسا کرو۔ کوئی سختی کرنے کی ضرورت نہیں، کوئی مارنے کی ضرورت نہیں، محبت اور پیار سے اس کو کراؤ۔ اس کو عادت پڑ جاتی ہے۔ دراصل جو ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں ان کے سات سال سے چھوٹی عمر کے بچے بھی نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ ہم نے تو گھروں میں دیکھا ہے اپنے نواسوں وغیرہ کو بالکل چھوٹی عمر کے ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو سال کی عمر کے ساتھ آکے نیت کر لیتے ہیں اور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے کہ ان کو اچھا لگتا ہے دیکھنے میں، خدا کے حضور اٹھنا، بیٹھنا، جھکنا ان کو پیارا لگتا ہے اور وہ ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ نماز نہیں، محض ایک نقل ہے جو اچھی نقل ہے۔ لیکن جب سات سال کی عمر تک بچہ پہنچ جائے تو پھر اس کو باقاعدہ نماز کی تربیت دو۔ اس کو بتاؤ کہ وضو کرنا ہے، اس طرح کھڑے ہونا ہے، قیام و قعود سجدہ وغیرہ سب اس کو سمجھاؤ۔ اس کے بعد وہ بچہ اگر دس سال کی عمر تک، پیار و محبت سے سیکھتا رہے پھر دس اور بارہ کے درمیان اس پر کچھ سختی بے شک کرو کیونکہ وہ کھلنڈری عمر ایسی ہے کہ اس میں کچھ معمولی سزا، کچھ سخت الفاظ کہنا یہ ضروری ہوا کرتا ہے بچوں کی تربیت کے لئے۔ **تو جب وہ بلوغ کو پہنچ جائے، بارہ سال کی عمر کو پہنچ جائے پھر اس پر کوئی سختی کی اجازت نہیں۔ پھر اس کا معاملہ اور اللہ کا معاملہ ہے اور جیسا چاہے وہ اس کے ساتھ سلوک فرمائے۔** تو انسانی تربیت کا دائرہ یہ سات سال سے لے کر بلکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے سے بھی شروع ہو جاتا ہے، بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے بعد بھی تربیت تو جاری رہتی ہے مگر وہ اور رنگ ہے۔ انسان اپنی اولاد کا ذمہ دار بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک ہے۔

ایک روایت عمرو بن ابی سلمہؓ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرا ہاتھ کھانے کی پلیٹ میں ادھر ادھر چلا جاتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا "بیٹا اللہ کا نام لے، داہنے ہاتھ اور اپنے سامنے سے کھانا کھا۔"

(صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام والأکل بالیمین)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کھانے کے آداب بھی بچپن سے ہی بچوں کو سکھانے ضروری ہیں۔ یہ بچے کا حق ہے ماں باپ کے اوپر کہ اس کو ایک تو یہ سکھایا جائے کہ جو سامنے ہے وہی کھائے اور ہر طرف کھانے میں ہاتھ نہ مارتا پھرے اور دوسرے ہمیشہ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے۔ یہ بسم اللہ کی عادت بھی اگر بچپن میں نہ ڈالی جائے تو پھر بعد میں پڑنی بہت مشکل ہے۔ اس لئے بچپن ہی سے بسم اللہ کی عادت ڈالنا یہ بہت ہی ضروری ہے۔ اور 'اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا۔ کہتے ہیں میں نے اس نصیحت کو پلے باندھ لیا اور ساری عمر پھر کبھی پلیٹ میں ادھر ادھر ہاتھ نہیں دوڑائے اور جو میرے سامنے ہوتا تھا وہی کھاتا تھا اور دائیں ہاتھ سے کھاتا تھا اور بسم اللہ پڑھ کر کھاتا تھا۔ بسم اللہ پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بسم اللہ سے کھانا حلال ہو جائے گا بلکہ محض اللہ کو یاد کرنا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہمیں یہ سب کچھ عطا ہوا ہے' اس کی نعمتیں ہیں۔ بعض لوگوں کو بسم اللہ پڑھنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ وہ شراب پر بھی بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں۔ تو شراب ان کی بسم اللہ سے (مومن) نہیں ہو سکتی۔ نہ اس بسم اللہ کا ان کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ گستاخی ہے یہ بسم اللہ کی کئی دفعہ سیاسی لوگوں سے مجھے واسطہ پڑا ہے بچپن میں' جوانی میں اور میں نے خود دیکھا ہے ایک صاحب کو' اب اس کا نام بتانا مناسب نہیں وہ اپنے لیڈر کو کہہ رہا تھا' وہ اس کو شراب پیش کر رہا تھا۔ وہ اس کو کہہ رہا تھا سائیں بسم اللہ کرو' بسم اللہ کرو۔ کہ پہلے تم بسم اللہ کرو' شروع کرو پھر میں بھی شروع کرتا ہوں۔ اب جو مرضی بزرگ بنتے پھریں میں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ میں صحیح بیان کر رہا ہوں۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حسن بن علی (اپنے نواسے) کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا:۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ)

بچوں کو چومنا اور بچوں کو پیار دینا یہ سنت ہے۔ مگر اتنا پیار نہیں دینا چاہئے کہ وہ ان کے لئے وبال جان بن جائے اور اسی طرح جب اپنے بچوں پر پیار آتا ہے تو دوسرے بچوں پر بھی پیار آنا چاہئے۔ یہ محض ناجائز خیال ہے کہ اپنے بچوں کو تو پیار کرو' دوسروں کو نہ کرو۔ بچہ معصوم خود پیار چاہتا ہے اور آنحضرت ﷺ اپنے بچوں کو بھی پیار دیتے تھے اور دوسرے بچوں کو بھی پیار دیا کرتے تھے اور بچپن سے پیار دینا بھی بچوں کی تربیت کے لئے بڑا ضروری ہے۔

ایک اور روایت الادب المفرد للبخاری سے ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ بھی تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس سے رحم کا سلوک کرتے ہو؟ اس پر اس نے جواب دیا: جی حضور۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ تم پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تم اس بچے پر کر رہے ہو۔ وہ خدا ارحم الراحمین ہے"۔ اللہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ العیال)

ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ "میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل وصورت' چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔" فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے' ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے' اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ملنے کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی القیام)

بخاری کتاب الزکوٰۃ سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے ان کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کھانے کے لئے اپنے منہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور بھی اس کی بیٹیوں نے مانگ لی۔ اس پر اس نے اس کھجور کے جسے وہ کھانا چاہتی تھی دو حصے کئے اور دونوں کو ایک ایک حصہ دے دیا۔ مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی۔ یا یہ فرمایا کہ اس (شفقت) کی وجہ سے اسے آگ سے آزاد کر دیا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

تو بچوں سے پیار کرنا یہ محض اپنے قلبی جذبات کا اظہار ہی نہیں بلکہ اللہ کو بچے اتنے پیارے ہیں کہ ان سے پیار بھی اللہ کو پیارا لگتا ہے۔ اب ماں نے اپنے طبعی جذبے سے ان بچیوں کے لئے قربانی دی لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ ادا پسند آئی اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایسی ماؤں پر جو بچپن سے بچوں سے محبت کا سلوک کرتی ہیں ان پر جہنم حرام کر دی جاتی ہے۔

ایک دوسری روایت کا ترجمہ یہ ہے۔ ابو رافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابھی بچہ ہی تھا تو انصار کی کھجوروں پر پتھر مار مار کر پھل گرایا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک لڑکا ہے جو ہماری کھجوروں کو پتھر مارتا ہے اور پھل گراتا ہے۔ چنانچہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے پوچھا "اے لڑکے تو کیوں کھجوروں کو پتھر مارتا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ "تاکہ میں کھجوریں کھا سکوں۔" فرمایا "آئندہ کھجور کے درخت کو پتھر نہ مارنا ہاں جو پھل گر جائے اسے کھا لیا کر۔ پھر آپؐ نے میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور دعا دی کہ (۔) کہ اے میرے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 31 مطبوعہ بیروت)

اس روایت میں کئی ایسی باتیں ہیں جو ہمارے لئے نصیحت ہیں۔ ایک تو یہ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بچے کو خود پکڑ کر مارا نہیں۔ یہ بھی ایک بہت ہی ضروری عادت ہے کیونکہ اگر دوسرے بچے کو پکڑ کر مارا جائے تو اس سے تو بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بہت بڑے فسادات کی جڑ یہ بیماری ہے۔ کسی بچے کو شرارت کرتے دیکھا تو بجائے اس کے کہ اس کے ماں باپ تک بات پہنچائیں اس وقت پیار سے روک دیں' خود ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بڑے بڑے فسادات برپا ہو جاتے ہیں۔ تو صحابہ کی یہ عادت نہیں تھی۔ جانتے تھے کہ کون بچہ ہے لیکن اس کی شکایت آنحضرت ﷺ کے پاس کی اور حضور اکرم ﷺ نے بھی بڑے پیار سے اس سے پوچھا تو اس کے اس جواب پر کہ میں کھجوریں کھا سکوں اس لئے کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پتھر نہ مارو۔ جو خود بخود نیچے گر جائے اس کو کھا لیا کرو۔ اب بظاہر اس روایت کا حضرت مسیح موعود (۔) کی بعض روایات سے ایک تضاد سا دکھائی دیتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پھل اگر گر بھی جائے تو مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کھانا۔ اور اس میں ہے کہ وہ کھا لیا کرو۔ دراصل یہ بات لوگ بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو تو سب صحابہ مالک ہی سمجھتے تھے اور آپ کا اجازت دینا ان سب کا اجازت دینا تھا۔ یہ ناممکن تھا کہ حضور کے لفظ کو سن کر وہ فدا نہ ہوں اور اپنا ہی معاملہ سمجھیں۔ پس اس بچے کو جو اجازت دی گئی یہ رسول اللہ ﷺ کا بھی اپنے صحابہ پر کتنا اعتماد تھا۔ جانتے تھے کہ یہ مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور مجھے باپ سے بھی بڑھ کر سمجھتے تھے۔

ایک روایت صحیح البخاری' کتاب المناقب' باب علامات النبوۃ فی الاسلام سے لی گئی ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر جھانکا اور فرمایا: کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں میں بارش کی طرح گر رہے ہیں۔

ایک انسان اونچی جگہ کھڑا ہو تو وہ زیادہ دور تک دیکھ سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ٹیلے پر چڑھنا یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آنحضور ﷺ آنے والی نسلوں کو بھی دیکھ رہے تھے۔ یعنی آپؐ کی نگاہ دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور یہ بنیادی حکمت کی بات ہے۔ یہ نظرانداز نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ اس حدیث کی سمجھ نہیں آئے گی اور یوں لگے گا جیسے صحابہ پر فتنے نازل ہو رہے تھے اور ان کے گھروں میں بارش کی طرح گر رہے تھے۔ ہرگز نہیں۔ مراد یہ ہے کہ آئندہ ایسی نسلیں آنے والی ہیں جن کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی توفیق نہیں ملے گی۔ ان پر بارش کی طرح فتنے نازل ہوں گے۔ اور یہ حدیث آج کل اطلاق پا رہی ہے۔ آج کل بچوں کی تربیت میں وہ کوتاہیاں کی جا رہی ہیں جن کے نتیجہ میں پھر ان کے لئے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرةؓ کی کتاب البر والصلۃ" میں یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔

صدقہ دینا تو بہت اچھا ہے مگر اولاد کی تربیت سے لامتناہی سلسلہ صدقات کا شروع ہو جاتا ہے۔ اچھی تربیت والی اولاد جو آئندہ کے لئے نیکی کا موجب بنتی ہے وہ صدقہ دیتی ہے اور اس کی اولاد آگے اولاد اور یہ محبت کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا ہے۔ پس یہ معنے ہیں کہ ایک صدقہ تم دے دو وہ تو وہیں رک جائے گا مگر اولاد کی تربیت اچھی کرو گے تو اولاد تمہارے لئے ایک صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔

ایک حدیث سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو پھر وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، نہ ہی اس کی تذلیل کرے اور اپنے (دیگر) بچوں کو یعنی لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

زندہ درگور کا تو اب وقت نہیں رہا مگر زندہ درگور روحانی معنوں میں لوگ کر دیا کرتے ہیں۔ اپنی بچیوں کی بد تربیت کے ذریعہ یا ان کی تربیت سے غافل رہنے کی وجہ سے عملاً ان کو زندہ درگور ہی کر دیتے ہیں۔ پس یہ حدیث بھی پرانے زمانہ پر صرف اطلاق نہیں پاتی اس زمانہ پر بھی اطلاق پا رہی ہے۔ "وہ نہ ہی اس کی تذلیل کرے"۔ بہت سی بچیاں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے ماں باپ بڑی ذلت سے ہم سے سلوک کرتے ہیں، حقیر جانتے ہیں۔ اور وہ اس کی وجہ سے نفسیاتی مریضہ بن جاتی ہیں۔ اور عمر بھر ان کو یہ روگ لگ جاتا ہے تو ماں باپ کو اپنے بچوں سے بھی بہت پیار کا سلوک کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ اگر کسی کے بیٹیاں ہی ہوں اور بیٹا نہ ہو تو جو بد خلق والا ہے وہ بیوی کو بھی طعنے دیتا رہتا ہے اور بچی کو بھی۔ تو یہ بہت ہی گندی رسمیں ہیں جو بدبختی سے ہمارے ملک میں بہت پائی جاتی ہیں۔ یہ شکر ہے کہ کم سے کم یورپ اور انگلستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ گندگی نہیں۔ تو آنحضرت ﷺ کی اس نصیحت پر خوب غور کریں کہ "نہ ہی اس کی تذلیل کرے"۔ اور اگر لڑکے ہوں تو لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمادے گا۔

ایک حدیث مسلم کتاب البر والصلۃ" میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اکٹھے آئیں گے (اس پر) حضورؐ نے اپنی انگلیوں کو باہم بھینچ کر دکھایا کہ اس طرح اکٹھے ہوں گے۔

اب یہاں دو ہوں یا چار ہوں یہ بحث نہیں مگر دو کی تربیت میں ایک کی تربیت کے علاوہ کیا بات ہے۔ جب دو کا ذکر فرمایا گیا یا دو سے زیادہ ہوں تو مطلب یہ ہے کہ دو بچیاں ایک دوسرے سے نمونہ پکڑتی ہیں اور اگر بڑی بچی کی اچھی تربیت ہو تو دوسری کی بھی ساتھ ہی صحیح تربیت ہو جاتی ہے اور دونوں کی تربیت پر ماں باپ کو متوجہ ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو چونکہ رسول اللہ ﷺ اپنی بچیوں کی تربیت بہت پیار سے کرتے تھے اور بہت اچھی تربیت کرتے تھے تو گویا آپؐ کا اسوہ انہوں نے اپنا لیا۔ اس پہلو سے فرمایا ہے کہ جنت میں میں اور وہ اس طرح دو جڑی ہوئی انگلیوں کی طرح ہوں گے۔

ابن ماجہ ابواب الادب سے یہ روایت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تمہاری مطلقہ یا بیوہ بیٹی جس کا تمہارے سوا اور کوئی کمانے والا نہ ہو اس کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد والاحسان الی البنات)

اب یہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کی نصیحت ہے۔ کئی لوگ اپنی مطلقہ یا بیوہ بیٹیوں کا خیال نہیں کرتے مگر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سب سے زیادہ تمہارے صدقہ یعنی تمہاری طرف سے حسن و احسان کی محتاج ہیں اور حقدار ہیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔ ایک طرف تو یہ نصیحت ہے ماں باپ کو کہ وہ اپنی مطلقہ اور بیوہ بیٹیوں کا بھی خیال رکھیں ان پر ہر طرح سے خرچ کریں۔ اور دوسری طرف پاکستان سے بعض بچیاں شکایت کرتی ہیں جو بالکل برعکس معاملہ ہے۔ ایک بچی نے بڑا ہی دردناک خط لکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میں تو بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہوں اور ماں باپ میری کمائی کھا رہے ہیں اور میری کمائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور یہ دیکھیں کتنا بڑا ظلم ہے۔ بالکل برعکس معاملہ ہے۔ بجائے اس کے کہ اپنی بچیوں کو پالیں جو ضرورت مند ہوں وہ الٹا ان کی کمائی پر بیٹھے براجمان ہیں اور ان کی کمائیاں کھا رہے ہیں اور یہ دیکھتے نہیں کہ ان کی زندگی خراب ہو رہی ہے۔ مستقبل خراب ہو رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ واقعۃً ملتے ہیں آج کل بھی۔ کسی بچی نے مجھے لکھ دیا لیکن ہر بچی مجھے لکھا تو نہیں کرتی۔ مگر ایسے ماں باپ بہت ہیں دنیا میں۔

ایک سنن ابو داؤد میں روایت ہے حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسے اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے رد کردے)

(سنن ابی داؤد باب فی البکر یزوجہا ابوہا ولا یشارہا)

یہ بھی ایک خرابی ہے جو آجکل بھی جاری ہے اور مجھے کل پرسوں ہی ایک بچی کا خط آیا کہ میرے ماں باپ نے زبردستی جرمنی میں میری ایک جگہ شادی کی ہوئی ہے اور غالباً اس خیال سے کہ میں غیر ملک میں چلی جاؤں گی اور بہت خوش رہوں گی۔ لیکن میرا دل بالکل نہیں مان رہا۔ دعا استخارہ کرتی ہوں لیکن طبیعت میں بے حد تردد ہے۔ تو وہ مجھ پر زبردستی کر رہے ہیں۔ میں نے اصلاح و ارشاد کو لکھا ہے کہ فوری طور پر توجہ کریں۔ کوئی حق نہیں ہے ماں باپ کا اپنی بیٹیوں کی مرضی کے خلاف شادی کرنا۔ پوری تحقیق کرنی چاہئے اور اکثر ماں باپ کو جب سمجھایا جاتا ہے تو اللہ کے فضل سے وہ سمجھ بھی جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو منگنی چھوڑ نکاح کا بھی ایک ذکر کیا ہے کہ اگر نکاح بھی ہو چکا ہو تو پھر بھی اس کو اختیار ہے چاہے تو رد کردے، چاہے تو قبول کرے۔

ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد میں مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ ہمارے بعض رواجوں کے مطابق بعض لوگوں میں خاص طور پر یو۔پی میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ بچوں سے عزت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش آتے ہیں۔ ان کو آپ کر کے مخاطب کرتے ہیں اور یہ ایک رسم وہاں چلی ہوئی ہے مگر ہے بہت پیاری رسم۔ بچوں کو اگر آپ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم پیار سے تو مخاطب کریں۔ ان کے دل میں یہ خیال ہو کہ میرا احترام ہے اور یہی احترام پھر آگے جا کر آپ کے لئے ان کے دلوں میں پیدا ہو گا۔

ترمذی ابواب البر والصلة" میں مروی ہے کہ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہو۔ وہ ساری عمر اس کے کام آئے گا۔ مال و دولت دینا' دعا کرنا وہ تو اس نیت کے ساتھ کہ اس کے حق میں بہتر ہو کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) کی دعاؤں میں ہے 'دے ان کو عمر و دولت'۔ مگر وہ دولت جو ان کے پاؤں کی جوتی ہو وہ دولت ان پر سوار نہ ہو جائے۔ پس اس پہلو سے بچوں کے لئے دولت مانگنا بھی ٹھیک ہے مگر اس نیت کے ساتھ کہ وہ دولت بچے آگے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے ہوں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر ابن الخطاب رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری نصیحتیں تھیں جو سیدھا دل میں گڑ جاتی ہیں۔ دل سے نکلتی ہیں دل میں اتر جاتی ہیں۔ سادہ لفظ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کا یہ انداز ہے کہ تھوڑی سی باتوں میں بہت سی باتیں کہہ جاتے ہیں اور غوطہ لگا کر اس کے اندر چھپے ہوئے موتیوں کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔ تو اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر حضرت مسیح موعود (-) نے بھی غور کیا اور اس میں چھپے ہوئے موتیوں کو نکال کر ہمارے سامنے اس کو آسان کر کے پیش کر دیا۔

اب میں حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا' جوان ہوا' اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔"

یہ بات بھی ایسی ہے کہ جس کو جماعت احمدیہ میں ہر گھر میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ بہت سے غریب ماں باپ بے حد قربانیاں کرنے والے وہ اللہ کے حضور حاضر بھی ہو چکے ہیں اور ان کی اولادیں دنیا میں بڑے بڑے اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں۔ خدا تعالیٰ نے غریبوں کی اولادوں میں اتنی دولت دی ہے کہ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ خرچ کیسے کریں۔ بہر حال اکثر وہی ہیں جو خدا کی راہ میں ہی خرچ کرتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود (-) نے یہ جو بات ہے یہ حضرت داؤد کی زبور سے لی ہے جو آپ بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے تو سات پشتوں تک پھر بھو کا مرتے نہیں دیکھا۔ تو اچھی تربیت کریں اور دولت کے لئے بے شک دعا کریں مگر اس شرط کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہے اور یقین رکھیں کہ خدا متقیوں کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:۔

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

(ملفوظات جلد 8 ص 109)

ایک اور روایت میں حضرت مسیح موعود (-) یہ بیان کرتے ہیں:۔

"پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔"

یہ جو فرمایا ہے کبھی نہیں دیکھا گیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اولاد کی بے انتہا خواہش' جاہلانہ خواہش رکھتے ہیں۔ ان کا ذکر فرما رہے ہیں ورنہ حضرت مسیح موعود (-) کا اپنا عمل اور آپ کے (رفقاء) کا عمل بالکل برعکس تھا اس بات سے کہ وہ اپنی اولاد کے نیک چلن کے بارہ میں بالکل بے پرواہ ہوں۔ پس 'کبھی نہیں دیکھا گیا' سے یہ مراد نہیں کہ ایسے نیک لوگ نہیں ہوتے جو اولاد کی اچھی تربیت نہیں کرتے۔ پھر یہ بھی فرمایا: "نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مد نظر رکھتے ہیں۔"

اب حضرت مسیح موعود (-) کا اپنا سلوک تو یہ تھا کہ اپنی اولاد کے پیدا ہونے سے پہلے بھی ان کے لئے دعائیں کی ہیں۔ بہت پہلے سے دعائیں شروع کی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں تو کہاں حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ' کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتنا فاصلہ ہے سالوں کا مگر وہ دعائیں دیکھو کیسی قبول ہوئیں۔ پس اپنی اولاد کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کے لئے دعا کیا کرو۔ فرمایا:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں..... یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا' جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ (-) یعنی خدا تو ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے۔ اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمان کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا (-) اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہو گا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔"

(الحکم جلد 5 نمبر 35 ص 10 تا 12۔ 24 ستمبر 1901ء)

(فرمایا) مراد یہ ہے کہ آگے نسلاً بعد نسلٍ متقی پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ان کا پیشوا بن جائیں۔ امام جو سب سے آگے ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان معنوں میں امام تھے کہ آپ کے بعد نسلاً بعد نسلٍ آپ کی نیکیاں جاری رہی تھیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے' بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیّئات رکھنا جائز ہو گا۔" یعنی نیک باقیات نہیں بلکہ بد باقیات۔ "لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہو گا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہو گی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہو گی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔"

(الحکم جلد 5 نمبر 35 ص 10 تا 12، 24 ستمبر 1901ء)

سب سے ضروری بات اس نصیحت میں یہی ہے کہ ماں باپ جو اولاد کے لئے دعائیں بھی کرتے ہوں گے خواہش بھی رکھتے ہوں گے کہ نیک ہوں۔ اگر خود نیک نمونہ نہ دکھائیں، گھر میں دنگا فساد ہو، گندی زبان ہو تو بچوں کو گھر کے دباؤ میں رہنے کے نتیجہ میں اگر وہ عادت نہ بھی پڑے یعنی وہ عادت ماں باپ کے سامنے ننگی نہ ہو مگر باہر جائیں گے تو چھپ کر پھر گالیاں دیں گے۔ ماں باپ یہی سمجھتے ہیں کہ ان کی تربیت اچھی ہو رہی ہے، ہم ان کو دبا کر رکھ رہے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ بچہ ماں باپ کے اندرونے کو سمجھتا ہے۔ اگر ماں باپ بچے کے ساتھ وہ سلوک کریں جو دل سے چاہتے ہیں تو پھر خود بھی ویسا بنیں۔ جب خود ویسا بنیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے بچوں کو پھر نیک بناتا ہے اور انہی نیکیوں کے ساتھ وہ جوان ہوتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں:۔

"اولاد کا فتنہ بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ اکثر لوگ مجھے گھبرا کر خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کا فتنہ ایسا سخت ہے کہ بعض نادان اولاد کے مرجانے کے سبب دہریہ ہو جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا شریک بن جاتی ہے۔..... بعض بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں تو وہ ماں باپ کے واسطے سلب ایمان کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 10 ص 84)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کا مال ہے اور ہمارا اس میں کچھ تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالیٰ کا مال ہیں۔ جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ ان کو غم نہیں ہوا کرتا۔" (ملفوظات جلد 9 ص 409)

پھر فرماتے ہیں:۔

"دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مرجائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلا ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے۔ اس کی خاطرداری کرنی چاہئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد 10 ص 90)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے، گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کرلیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کرلیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد 2 ص 4)

یہ آخری روایت حضرت مسیح موعود(۔) کی ملفوظات جلد دوم سے لی گئی ہے۔ اس کے بعد کچھ روایتیں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اور بعض حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی کی حضرت مسیح موعود(۔) کے بچوں سے سلوک کے بارہ میں ہیں۔ وہ اب وقت نہیں رہا۔ پھر آئندہ خطبہ میں بیان کردیں گے۔ اس روایت کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کرواتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔" (ملفوظات جلد دوم ص 5)

یہاں ایک بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ نرمی کے ساتھ اپنے گھر میں بچوں کو شرارتوں سے ٹوکنا ایک ایسی عادت ہے کہ اس کے نتیجہ میں بچے پھر دوسروں کے گھروں میں بھی جاکر شرارتیں نہیں کرتے۔ لیکن بعض ماں باپ عجیب خصلت رکھتے ہیں۔ اپنے گھر میں اپنی چیزوں کے نقصان پر تو ان کو بہت غصہ چڑھتا ہے اور وہ بچوں سے بہت سختی کرتے ہیں۔ مگر وہی بچے جب دوسرے کے گھر جائیں تو ان کی قیمتی چیزیں بھی توڑ پھوڑ کر پھینک دیں تو ان کو روکتے نہیں۔ ایسے ماں باپ کو چاہئے ہی نہیں کہ بچوں کو لے کر دوسروں کے گھروں میں جائیں اور اگر جائیں تو ان کو پکڑ کر اپنے پاس بٹھا کر رکھیں۔ اس وقت کی جو سختی ہے اس کے خلاف حضرت مسیح موعود(۔) کچھ نہیں فرمارہے۔ پس اب حضرت مسیح موعود(۔) کی آخری نصیحت کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور جو روایات رہ گئی ہیں ان کو انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں یا کسی اور موقعہ پر پیش کیا جائے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 24 مارچ 2000ء)

اب یہ اونٹ تیرا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں ایک اڑیل اونٹ پر سوار تھا جو میرے والد حضرت عمر کی ملکیت تھا اور میرے قابو میں نہیں آ رہا تھا وہ بار بار سارے قافلہ سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمرؓ ناراض ہوتے اور اس کو پیچھے کرتے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمرؓ کی یہ کیفیت دیکھی تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ مجھے بیچ دو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو بغیر قیمت کے ہی پیش کر دیتا ہوں مگر حضورؐ نے باصرار ان سے اونٹ خرید لیا۔ اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔

اے ابن عمرؓ اب یہ اونٹ تیرا ہے اس کے ساتھ جو چاہے کر۔

(بخاری کتاب البیوع باب اذا اشتریٰ بیعاً)

رحم کا آسمانی جذبہ

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے حضورؐ کو کہلایا کہ میرا بیٹا آخری سانس لے رہا ہے تشریف لائیں۔ حضورؐ نے ان کو سلام کہلایا اور کہلا بھیجا کہ صبر کرو جو کچھ اللہ دیتا ہے یا واپس لیتا ہے وہ سب اللہ کا ہی ہے۔ ہر چیز اس کے ہاں ایک معین مدت کے لئے ہے۔ حصول ثواب کے لئے صبر سے کام لو (مجھے احساس ہوتا ہے کہ حضورؐ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ حضورؐ بچے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے) بہرحال حضرت زینبؓ نے دوبارہ پیغام کہلا بھیجا اور قسم دی کہ حضورؐ ضرور تشریف لے آئیں تب حضورؐ اپنی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضورؐ کے ساتھ اور صحابہؓ کے علاوہ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت بھی اٹھے۔ جب آپؐ حضرت زینبؓ کے ہاں پہنچے تو بچہ حضورؐ کی گود میں دیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا اور سانس میں ایسی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے پانی کی بھری مشک سے اگر پانی نکلے تو پیدا ہوتی ہے۔ حضورؐ نے بچے کو گود میں لیا۔ اس کی طرف دیکھا بے اختیار آنسو بہہ پڑے۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ۔ یہ کیا ہے۔ آپؐ کیوں رو دیئے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ یہ وہ رحم کا جذبہ ہے جو خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہوتا ہے۔ خدا اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو خود رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یعذب المیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سرمایہ داری کے مخالفین کا زبردست مظاہرہ

تھائی لینڈ میں ہزاروں مشتعل مظاہرین نے ایشیائی ترقیاتی بنک کے سالانہ اجلاس کے موقع پر زبردست مظاہرہ کیا۔ عالمی مالیاتی اداروں کے خلاف عالمی سطح پر جو مظاہرے ہو رہے ہیں یہ اسی کی ایک کڑی ہے۔ ہزاروں مشتعل مظاہرین نے اجلاس کے مقام پر چڑھائی کردی۔ جس ہوٹل میں بنک کا اجلاس ہو رہا تھا اس کے باہر ہزاروں افراد جمع ہوگئے اور عالمی مالیاتی اداروں کی پالیسیوں کے خلاف سخت مظاہرہ کیا اور زبردست نعرہ بازی کی۔ مظاہرین نے پولیس کی لگائی ہوئی رکاوٹوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور ہوٹل کے دروازے تک پہنچ گئے۔ یہاں پر پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ دنیا کے 70 فیصد غریب لوگ ایشیا میں ہیں۔ ایشین ڈیویلپمنٹ بنک غریب ملکوں پر اپنی گرفت مضبوط رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے اقدامات سے ملکوں میں غربت بڑھ رہی ہے۔

بھارت کی آبادی۔ ایک ارب

11- مئی کی دوپہر کو بھارت کی آبادی ایک ارب ہو جائے گی۔ 2040ء میں بھارت کی آبادی چین سے بھی بڑھ جائے گی اور یہ دنیا میں آبادی کے اعتبار سے سب سے بڑا ملک بن جائے گا۔

چیچنیا میں تازہ لڑائی

روسی فوج اور مجاہدین کے درمیان تازہ لڑائی میں 66- افراد ہلاک ہوگئے۔ مجاہدین نے دو روسی طیارے گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں 41- مجاہد اور 25 روسی فوجی شامل ہیں۔ روسی طیاروں اور ہیلی کاپڑوں نے 86 حملے کئے۔ جانبازوں نے کئی روسی گاڑیاں تباہ کردیں۔

صدر پیوٹن نے حلف اٹھالیا

ولادی میر پیوٹن نے روس کے صدر کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ وہ مارچ میں بھاری اکثریت سے روس کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ چیچن مجاہدین کے خوف سے تقریب میں سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ سابق صدر یلسن اور سوویت یونین کے آخری صدر گورباچوف بھی شریک ہوئے۔ صدر پیوٹن اس ماہ کے آخر تک اپنی کابینہ کا اعلان کردیں گے۔

عراق میں کثیر الجماعتی نظام کی تیاریاں

عراق میں کثیر الجماعتی سیاسی نظام لانے کی تیاریاں شروع کردی گئی ہیں۔ عراقی سپیکر نے کہا ہے کہ ایسے جلاوطن سیاستدان جو قوم پرست ہیں اور امریکہ کے ہاتھوں میں نہیں کھیل رہے وہ وطن واپس آکر اپنی نئی سیاسی جماعت قائم کرسکتے ہیں۔

دوبارہ تحقیقات کا مطالبہ

چین نے بلغراد میں اپنے سفارت خانے پر نیٹو کی بمباری کے واقعے کی دوبارہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ امریکہ دوبارہ جامع طور پر تحقیقات کرائے اور اس واقعے کی اطمینان بخش وضاحت کرے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل امریکہ اس بمباری کی معافی مانگ چکا ہے اور تاوان ادا کرنے پر بھی اتفاق کرچکا ہے۔ چین کا خیال ہے کہ یہ ایک دانستہ حرکت تھی جبکہ امریکہ نے کہا ہے کہ یہ محض غلطی تھی۔

الجزائر میں جھڑپیں

الجزائر میں نو سال سے جاری خانہ جنگی کی کیفیت میں فوج اور باغیوں کے درمیان جھڑپوں میں 38- افراد ہلاک ہوگئے فوج نے باغیوں کے ایک خفیہ ٹھکانے پر حملہ کیا۔ لڑائی میں 5 فوجی بھی زخمی ہو گئے۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس

جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات بکثرت مہیا ہیں کا باعتماد مرکز

صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011

رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال

زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے

وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING

KHAN NAME PLATES

NAME PLATES, STICKERS, MONOGRAMS, SHIELDS

& ALL TYPE OF REQUIRED SCREEN PRINTING

Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862

email: knp_pk@yahoo.com

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب مرحوم تحریر فرماتی ہیں۔

مورخہ 24-3-2000 کو بیت الذکر احمدیہ نیو سول لائنز سرگودھا میں جمعہ کی نماز کے بعد مکرم چوہدری محمد الدین صاحب انور نے عزیزہ ڈاکٹر شیما ارم صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مستنصر مظفر ابن مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ مبلغ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔

عزیزہ شیما حضرت چوہدری نور محمد صاحب کی پوتی ہے اور حضرت بھائی محمود احمد صاحب کی نواسی ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں عبدالمجید صاحب دارالصدر غربی (حلقہ قمر) کے برادر نسبتی مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ مکرمہ امتہ الکریم صاحبہ کا جگر کا ٹرانسپلانٹ آپریشن امریکہ میں جلد متوقع ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ بعارضہ فالج کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اکرم صاحب کبیروالا ضلع خانیوال عرصہ چھ سات ماہ سے مختلف عوارض یرقان' معدہ کا السر' پتہ کی پتھری وغیرہ سے بیمار ہیں۔ اور 6- اپریل 2000ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ موصوفہ کی مکمل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ملک طاہر احمد صاحب ولد مکرم ملک بشارت احمد صاحب طاہر کالونی رکھ چراگاہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے از راہ شفقت بچے کا نام "عدنان طاہر" عطا فرمایا ہے۔ بچے کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب نکاح وشادی

○ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری نائب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں مکرم طارق محمود صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب آف ناصر آباد شرقی ربوہ کارکن وکالت تبشیر کی شادی کی تقریب مورخہ 31- مارچ 2000ء کو عمل میں آئی بارات ربوہ سے فیصل آباد گئی وہاں مکرم رضی اللہ صاحب وڑائچ مینجر یو بی ایل بینک ربوہ نے دعا کرائی۔ مکرم طارق محمود صاحب کا نکاح مورخہ 4- فروری 2000ء کو بیت الحمد ناصر آباد شرقی میں مکرم محمد افضل صاحب ظفر سابق مربی فجی نے مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ محترمہ صائمہ اسحاق صاحبہ بنت مکرم محمد اسحاق صاحب آف فیصل آباد پڑھا تھا۔

مورخہ یکم اپریل کو مکرم طارق محمود صاحب نے اپنے ہاں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ نے شرکت کی اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا لکھتے ہیں۔ عزیزم ملک محمد خان صاحب گوہر ایڈووکیٹ سرگودھا سابق قائد خدام الاحمدیہ لالیاں کے والد محترم ملک احمد یار صاحب کھوکھر آف لالیاں ضلع جھنگ مورخہ 24-4-2000 کو علی الصبح بعمر 65 سال بقضائے الہٰی وفات پا گئے مرحوم مکرم میاں ولی محمد صاحب کھوکھر جو لالیاں جماعت کے ابتدائی مبایعین میں شامل تھے کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے مرحوم کی نماز جنازہ مکرم عطاء المنان طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی تدفین احمدیہ قبرستان لالیاں میں ہوئی تدفین کے بعد ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب صدر جماعت احمدیہ لالیاں نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں۔

نواز الیکٹرونکس

فیصل مارکیٹ- 3 ہال روڈ لاہور 54000

پروپرائٹر- شوکت ریاض قریشی فون 042-7351722

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس

کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت

جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو' انگلش' عربی' فارسی کمپوزنگ کی سہولت

کتب' 4 کلر بروشرز' لیٹر پیڈ' وزیٹنگ کارڈز' بل بکس' انوائس فارم' میمورنڈم' شادی کارڈز' کیلنڈرز' ڈائریاں آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔

رابطہ ربوہ: انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون: 343

سلور لنک پرنٹرز

اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز

ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 8 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
منگل 9۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 6-56
بدھ 10۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-41
بدھ 10۔ مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-13

مخلوط طرز انتخاب بحال کرنے کی سفارش

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملک میں مخلوط طرز انتخاب بحال کرنے کی سفارش کی ہے۔ کمیشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انتخابی عمل میں اقلیتوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت ضروری ہے۔ انتظامی طور پر بھی جداگانہ طرز انتخاب انتہائی مشکل ہے۔ 1978ء سے قبل مخلوط طریقہ انتخاب رائج تھا۔ اقلیتوں کے علاوہ سیاسی' سماجی اور انسانی حقوق کی تنظیمیں مسلسل مطالبہ کرتی آرہی ہیں کہ جداگانہ طریقہ انتخاب اختیار کیا جائے۔ غیر مسلم نشستوں کے لئے انتخابی نتائج تیار کرنا مشکل کام ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ بات مشاہدے میں آئی کہ بعض ترامیم جو سیاستدانوں کے ایک خاص گروپ کو اگر پسند نہیں آئیں تو انہیں زائد المیعاد ہونے دیا گیا۔ جس نے قانونی ڈھانچہ میں خلا چھوڑ دیا لہذا قانون میں ترمیم ہونی چاہئے۔

امریکہ نے پاکستان کو پھنسادیا

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ہیروئن میں پھنسادیا۔ ہمیں مکس سگنل دے کر افغانستان بھیجا گیا۔ صدر کلنٹن کے دورے کے بعد بھارت نے جنگ کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ ہمارا جنگ کا کوئی ارادہ نہیں مگر اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ کچھ گروہ دہشت گردی کر رہے ہیں۔ کراچی میں ہونے والے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے امریکی قونصل جنرل نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خاتمے کے سگنل دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلحہ سے پاک معاشرے کے لئے مہم چلائی جائے۔ جان سی بینٹ نے کہا کہ پاکستان میں دہشت گردی فروغ پا رہی ہے۔ افغان مدارس میں تربیت پانے والے کشمیر بوسنیا اور دوسرے ممالک میں جا کر کارروائیاں کرتے ہیں۔ لائن آف کنٹرول کا احترام کیا جائے۔

بھارتی طیارہ پاکستان کی حدود میں

بھارت کا ایک جاسوسی طیارہ کھوئی رٹہ سیکٹر میں پاکستان کی فضائی حدود میں گھس آیا۔ یہ طیارہ چتر دربار دیہات پر کچھ دیر پرواز کے بعد واپس چلا گیا۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین سے جھڑپوں میں کیپٹن سمیت 21 بھارتی فوجی مارے گئے۔ 3 مجاہدین شہید ہو گئے۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ لائن آف کنٹرول پر گولہ باری بڑھ گئی ہے۔

13۔ نئے سفیروں میں 9 جرنیل

حکومت نے بیرونی ممالک میں 13 نئے سفیروں کی تقرری کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے 9 ریٹائرڈ جرنیل ہیں۔

سات ماہ ناکامیوں کے

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ فوجی حکومت کے سات ماہ ناکامیوں کے تھے۔ فوج سمجھ لے کہ معاملہ اس کے بس کا نہیں ہے۔ حکومت نے باہر کے ایجنٹ اور بھارتی لابی کے لوگ ساتھ ملا رکھے ہیں۔ فوج کو عوام سے دور کیا جا رہا ہے۔

پنجاب نے امدادی سامان بھیج دیا

گورنر پنجاب جنرل (ر) محمد صفدر نے بتایا ہے کہ پنجاب نے مصیبت زدہ بلوچی بھائیوں کے لئے امدادی سامان بھیج دیا ہے۔ متاثرہ علاقوں کے لئے امداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے گا۔ سندھ کو بھی امداد بھیجیں گے۔ بلوچستان میں سوکھے کے علاقوں کو ریلیف پہنچانے کے لئے 10 کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کر لی گئی۔

بلوچستان سے 10 لاکھ افراد کی ہجرت

بلوچستان میں سوکھے کے علاقے سے 10 لاکھ افراد ہجرت کر چکے ہیں۔ 20 لاکھ مویشی ہلاک ہو چکے ہیں بعض علاقوں کے لوگ افغانستان ہجرت کر گئے ہیں۔ دور دراز علاقوں میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے امداد پہنچانے کا کام شروع ہو گیا پاکستان ریلوے نے چاغی اور تفتان کے درمیان پانی کی ٹرینیں چلادیں۔ انار' سیب' بادام اور چیری کی پیداوار کو نقصان پہنچا ہے۔

متاثرہ علاقوں کا دورہ

گورنر سندھ ائرمارشل ریٹائرڈ داؤد پوتا نے سندھ کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اور امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متاثرہ افراد میں امدادی چیک تقسیم کئے۔ قومی امور کے مشیر جاوید جبار بھی ان کے ہمراہ تھے۔

19 سے 21 مئی تک ہڑتال

تاجروں نے اعلان کیا ہے کہ وہ 19 سے 21 مئی تک ملک گیر ہڑتال کریں گے۔ تاجر رہنما عمر سیلیا نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کے خلاف کوئی قانون منظور نہیں۔

ہڑتال سے لاتعلقی کا اعلان

مختلف تاجر تنظیموں اور اہم مارکیٹوں کے بعض نمائندوں نے 19 سے 21 مئی تک کی ہڑتال سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ملک ہڑتالوں اور مظاہروں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک مافیا سمگلنگ کا حامی ہے۔

اٹک جیل منتقل کرنے کی تیاریاں

سابق وزیراعظم نواز شریف کو اٹک جیل کے قاسم بلاک میں منتقل کرنے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ وہاں پر سیکیورٹی انتظامات سخت کر لئے گئے ہیں۔ نواز شریف کو ہیلی کاپٹر ریفرنس میں اٹک قلعہ میں قائم احتساب عدالت نے 12 مئی کو طلب کر لیا ہے۔

حکمرانوں سے اپنا منتخب وزیراعظم چھین لو

بیگم کلثوم نواز شریف نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں کہا کہ کارکنو! حکمرانوں سے اپنا منتخب وزیراعظم چھین لو۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور پارلیمنٹ بحال ہوگی۔ جلد آئین کی حکمرانی ہوگی۔ مہنگائی نے لوگوں کی کمر توڑ دی ہے۔

پولیس کے خلاف شہری کمیٹیاں

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ عوام کو پولیس کے ناجائز دباؤ سے بچانے کے لئے شہری کمیٹیاں بنائیں گے۔ کشمیر میں بھارتی اقدامات سے پاکستان براہ راست متاثر ہوتا ہے۔

اثاثے منجمد کرنے کا فیصلہ

نواز شریف اور بینظیر بھٹو سمیت ساڑھے تین سو سیاستدانوں کے اثاثے منجمد کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ اثاثے اور ملکی و غیر ملکی بنک اکاؤنٹس اسی ماہ منجمد کر دیئے جائیں گے۔ پراسیکیوٹر جنرل فاروق آدم نے کہا ہے کہ قوانین میں ترامیم کر کے کرپٹ سیاستدانوں کے خلاف ان کے عدم موجودگی میں بھی کارروائی کیا کریں گے۔ انہوں نے یہ باتیں ریڈیو تہران سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔
ہومیو پیتھک کتب اور 117۔ ادویات دستیاب ہیں

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

جاوید پینٹ اینڈ سینٹری سٹور
383-2-B-II نزد برکت چوک ابو بکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون پی پی 5112072

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

DASCO
داؤد آٹو سپلائی کمپنی
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون 7725205 فون رہائش 7285439
سرپرست اعلیٰ: شیخ محمد الیاس

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61

ایک بار پھر خصوصی رعایت
ہماری سیل بند پوٹینسیاں نہایت ہی کم قیمت پر
117 سیل بند ہومیو پیتھک ادویات کا بکس صرف 1550 اور خالی بریف کیس صرف 450
اسکے علاوہ (Kacassia) کاکیشیا Q 20ml Rs.100 ٹنی بر TuniberQ 20ml Rs.75
محمود ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور اقصیٰ چوک ربوہ۔

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
ظفر بک ڈپو
شاہین مارکیٹ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
ESTD. 1942
ZAFAR BOOK DEPOT.
77- Urdu Bazar Sargodha. Ph. 716088